RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

تاریخ دربار دہلی

۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء

یعنی حضور ملک معظم جارج پنجم کی رسم تاجپوشی ہندوستان

جسمیں

اول سے لیکر آخر تک دربار کے تمام حالات چشم دید لکھے
گئے اور ہر مقام کے نقشے بھی لگائے ہیں

مرتبہ

سید ظہور الحسن مالک کارخانہ احسن التجارت قومی پریس دہلی
کٹرہ نظام الملک نیر جامع مسجد

ہلالی پریس دہلی میں طبع کراکے شائع کیا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نذر سلطان

جس طرح دہلی افسردہ قدوم میمنت لزوم خاقان اعظم
حضور جارج خامس اور اُنکے دربار تاجپوشی سے فخر و مباہات
کے اعلیٰ درجہ پر پہنچی۔ اسیطرح دربار دہلی کی یہ تاریخ ملکۂ اسلام
عالیجناب نواب **سلطان جہان بیگم** صاحبہ والیہ ریاست
بھوپال کے اسم گرامی سے منسوب ہوکر فلک اعزاز پر دوامی مقام
حاصل کرتی ہے

مسلمانانِ ہند کی جماعت مین جو رتبہ بھوپال کی اسلامی ملکہ کو اللہ تعالےٰ
نے دیا ہے وہ آنیوالی نسلوں کے الواح قلوب پر ہمیشہ نقش رہیگا
لہذا نہایت ادب سے اِس تاریخی یادگار کو جناب عالیہ کی ذات
بابرکات سے نسبت دے کر امید کرتا ہوں کہ ایزد سبحانہ و تعالےٰ
اِس نام و کام کو تا ابد برقرار رکھے۔ آمین

کمترین زمن
سید ظہور الحسن دہلوی

فہرست مضامین کتاب دربار دہلی دسمبر ۱۹۱۱ء

نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ	نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	پہلا باب		۲۲	بڑی ریلوے لائن	۷۹	۴۳	جلوس اہل ہنود	۱۲۲
۱	حضور جارج پنجم کی مختصر سوانح عمری	۱		**آٹھواں باب**		۴۴	جلوس اہل اسلام	۱۲۳
۲	مدینہ جہاز کا نقشہ	۸	۲۳	جلیل الشان دربار	۸۱	۴۵	فوجی ریویو	۱۲۵
	دوسرا باب		۲۴	دربار میں اہل دہلی		۴۶	دستار عطائے	۱۲۶
۳	خیر مقدم	۹		کے جانے کی تیاریاں	۸۵		تمغہ جات	
۴	مسدس در تہنیت	۱۲	۲۵	ایمفی تھیٹر	۸۹	۴۷	سنگ دارالسلطنت کا	۱۱
۵	دہلی کی عرض	۱۵	۲۶	تخت شاہی	۹۰		سنگ بنیاد	
	تیسرا باب		۲۷	نشستوں کی ترتیب	۹۱	۴۸	تقریر گورنر جنرل	۱۲۸
۶	دہلی کا عظیم الشان منظر	۱۷		اور لوگوں کی آمد		۴۹	تقریر شہنشاہ معظم	۱۳۰
۷	دربار دہلی کا پروگرام	۲۲	۲۸	ملک معظم کا نزول اجلال	۹۳	۵۰	شاہی معائنہ پولیس	۱۱
۸	شاہ کی موٹر کار کا نقشہ	۲۴	۲۹	غاشیہ اور تاج شاہی	۹۴	۵۱	اظہار اطاعت	۱۳۲
۹	ورود قیصری	۲۵	۳۰	شاہ کی اسپیچ	۹۵	۵۲	علمائے اسلام اور ملک معظم	۱۳۷
۱۰	قلعہ کا دیوان عام	۳۰	۳۱	ملک معظم کا اعلان	۹۸	۵۳	انڈیا پریس کی قدردانی	۱۳۸
۱۱	جلوس کا ورود شہر میں	۴۱	۳۲	مجرے کی تقریب	۱۰۳	۵۴	ملک معظم کی دہلی سے	۱۳۹
۱۲	اعلیٰ حکام کا جلوس	۴۲	۳۳	ایمفی تھیٹر کا نقشہ	۱۰۴		روانگی	
۱۳	شاہی جلوس	۴۳	۳۴	ایمفی تھیٹر کا	۱۰۵	۵۵	دربار دہلی کا خاتمہ	۱۴۰
۱۴	جلوس کا نقشہ	۴۸		حیرتناک منظر		۵۶	قلعہ کی نمائش گاہ	۱۴۳
۱۵	چاندنی چوک	۵۲	۳۵	دعوت شاہنشاہی	۱۰۷	۵۷	والیان ملک	۱۴۸
۱۶	پہاڑی کا چبوترہ یا سنج	۵۴		**نواں باب**		۵۸	شاہی میلہ کی سیر	۱۵۰
۱۷	اعلیٰ حضرت ملک معظم	۵۶	۳۶	۱۳- دسمبر ۱۹۱۱ء	۱۰۹	۵۹	شاہی میلہ کے	۱۵۵
	چوتھا باب	۶۰	۳۷	بہادران غدر کا ایڈریس	۱۱۲		بازار اور دکانیں	
۱۸	ملک معظم کا جواب	۶۲	۳۸	شاہ کا جواب	۱۱۳	۶۰	شاہی میلہ کا دوسرا حصہ	۱۵۷
	پانچواں باب	۶۴	۳۹	ملکہ معظمہ کی مہارانیوں	۱۱۵	۶۱	دہلی کی شکرگزاری	۱۵۹
	چھٹا باب			سے ملاقات			**دسواں باب**	
۱۹	شاہی کیمپ میں نماز	۶۹	۴۰	گارڈن پارٹی	۱۱۰	۶۲	کیمپوں کی سیر	۱۶۱
	ساتواں باب		۴۱	بادشاہی میلہ	۱۲۰		نقشہ دربار دہلی ریلوے	۱۶۲
۲۰	کورٹ سرکیولر	۷۵	۴۲	بادشاہی میلہ کا	۱۲۱		**تمت**	
۲۱	لائٹ ریلوے	۷۷		پروگرام				

جلوس اہلِ اسلام

مسلمانوں نے بھی اس جلوس کو خوب آراستہ کیا اکثر رئیسوں کے یہاں سے ہاتھی منگوائے اور بگھیاں منگوائیں اور آگے آگے جلوس کے جھنڈے تھے اور اکثر طالبعلموں کے ہاتھوں میں جھنڈیاں تھیں۔ ۲۰ دسمبر کی صبح کو ہزارہا مسلمان جامع مسجد دہلی میں جمع ہوئے جن میں علماء و مشائخ جس قدر باہر سے بلوائے ہوئے آئے تھے وہ بھی سب جمع ہوگئے باہر سے جس قدر علماء یا مشائخ آئے تھے سب کے نام تو ہمیں یاد نہیں مگر چند اصحاب کے نام درج ذیل ہیں۔

شمس العلما مولانا مولوی شبلی صاحب نعمانی۔ شمس العلما مولانا ابوالخیر صاحب غازی پوری مولانا مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی۔ مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولانا مولوی محمد احمد صاحب دیوبندی۔ جناب مولانا مولوی غلام محی الدین شاہ صاحب خان گڈھ ضلع مظفر گڈھ۔ آپ پنجاب میں ایک مشہور عالم اور مشائخ ہیں اور آپ کے ہزاروں مرید ہیں۔ اور گورنمنٹ بھی آپکی بہت عزت کرتی ہے آپ کے اخلاق نے اکثر حصہ پنجاب کو آپ کا گرویدہ بنا رکھا ہے۔ اور دیگر مشاہیر بھی پنجاب کے شامل تھے غرض ۱۰ بجے دن تک پورا مجمع جامع مسجد میں ہوگیا۔ علمائے دین اور بزرگان قوم اسلام نے حکومت برطانیہ کی برکات پر وعظ فرمائے۔ اور امام صاحب جامع مسجد دہلی نے شہنشاہ معظم و علیا حضرت ملکہ معظمہ کی درازی عمر اور ترقی اقبال اور ہندوستان میں برطانیہ حکومت کی استحکامی کے لئے دعا مانگی یہ نظارہ بوجہ اپنی سادہ روش کی وجہ سے (جس میں کسی قسم کی نمائش نہ تھی)، بہت ہی اثر خیز تھا۔ امید ہے کہ اس موقع پر حاضرین نے جو دعا عاجزی اور خلوص دل سے مانگی تھی۔ وہ ضرور خداوند کریم وجلشانہ کی بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل کی ہوگی۔ اس دعا میں یہ فقرہ کہ خداوند کریم شہنشاہ معظم کو

رعایا کے دلوں میں جگہ دے۔ بہت ہی اثر پیدا کرنے والا تھا۔ امام صاحب ہر فقرہ کے خاتمہ پر آمین کہتے جاتے تھے اور تمام حاضرین یکزبان ہو کر اعادہ کرتے تھے جب دعا ختم ہو گئی تو تمام حاضرین نے شہنشاہ معظم کی تاجپوشی پر ایک دوسرے کو صدق دل سے مبارکباد دی۔ یہ دلفریب نظارہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ اور آخر میں سب نے بلند آواز سے "خدا ہمارے شہنشاہ اور ملکہ معظمہ کو طویل عمر عطا فرمائے" کے نعرے لگائے گئے۔ اس کے بعد ابھی لوگ جلوس بنا کر مسجد سے نکلنے ہی کو تھے کہ حضور لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب نے تشریف لا کر جلسہ کو افتخار بخشا لوگ پھر واپس آ گئے۔ اور لاٹ صاحب موصوف نے جو شہنشاہ معظم کے لئے دعا مانگی جس میں حاضرین بھی شامل ہوئے بعدہ جلوس خاص سڑک سے شروع ہو کر براہ راجگھاٹ دروازہ ثمن برج کو گیا۔ اور ٹھیک بارہ بجے پہنچا اس موقع پر لوگ دعا مانگنے کے بعد شاہی میلہ میں چلے گئے۔ لیکن علماء دین وہیں موجود رہے اور نماز ظہر وہیں ادا کی۔ سہ پہر کے وقت پھر ثمن برج کے سامنے جمع ہوئے۔ اور شہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ کے روبرو تیسری دفعہ دعا مانگی۔ نواب فتح علی خان قزلباش سی۔ آئی۔ ای پریسڈنٹ جلوس کمیٹی اور جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی سکرٹری اور دیگر ممبران کمیٹی قابل مبارکباد ہیں کہ رات دن محنت کر کے اس جلوس کو شاندار اور کامیاب بنایا۔ اس جلوس کو کرنیل عبدالمجید آف پٹیالہ نے مرتب کیا تھا۔ اور آنریبل ملک عمر حیات خان ٹوانہ انڈین ہیرالڈ سی۔ آئی۔ ای۔ سربراہ تھے۔ لوگ میلہ میں شام تک رہے اور نواب فتح علیخاں کے انتظام سے کسی کو ذرا بھی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ بادشاہی بادشاہی میلہ میں تقریباً ۱۵ ہزار آدمیوں کو روز آنہ کھانا کھلایا گیا۔ مسلمانوں کا جلوس جس میں علمائے دین اور سجادہ نشینان اور خود ہز ہائنس ہیر خیرپور جی سی آئی ای شامل تھے۔ سلطنت برطانیہ کی تواریخ میں نئی مثال ہے حضور شہنشاہ معظم نے بذات خاص مسلمانوں کے جلوس سے دلچسپی فرمائی

دیکھا بھالا اور فرمایا کہ یہ ہتیار سخت خطرناک ہی۔ تقسیم تمغہ جات کے بعد پولیس نے شاہی سلامی اتاری۔ اور شہنشاہ معظم کے لیے تین مرتبہ خوشی کے نعرے بلند ہوئے جنگی شور کی آواز نے ایک عجیب لطف پیدا کر رکھا تھا حضور شہنشاہ معظم پھر گھوڑے پر سوار ہو کر اور ملکہ معظمہ گاڑی میں بیٹھکر اپنے کیمپ کو روانہ ہوئے۔ ۷ رسالہ اور کنگس ڈریگون گارڈ پیشروی کے طور پر شہنشاہ معظم کے ہمراہ تھے۔ حضور ممدوح کی روانگی پر قومی گت بجایا گیا۔ اور حاضرین اور پولیس کی جانب سے نعرہ ہائے شادمانی بلند ہوئے۔ شہنشاہ معظم کی روانگی کے بعد پولیس افسران اور تمغہ یافتگان کی تصویر لی گئی۔

شہنشاہ معظم کے حضور میں اظہار اطاعت

۱۲ دسمبر کے دربار کے بعد جن والیان ملک اور حکام سے اظہار اطاعت لیا گیا تھا اُنکے نام نمبروار درج ہیں جس طرح کہ پیش ہوئے تھے۔

ہز اکسلنسی گورنر جنرل

ہز اکسلنسی جنرل سر او مور کریگ سپہ سالار ممبران اگزکٹیو کونسل وائیسرائے حیدرآباد و حضور نظام) معہ لفٹننٹ کرنل پی رزیڈنٹ۔

بڑودہ ہز ہائنس مہاراجہ صاحب۔

میسور (ہز ہائنس مہاراجہ صاحب معہ لفٹننٹ کرنل ڈیلی رزیڈنٹ کشمیر ہیو مہاراجہ صاحب ڈیلی معہ آنربل سٹوارٹ فریزر۔

راجپوتانہ

آنربل مسٹر ایلیٹ کالون ایجنٹ گورنر جنرل ہز ہائنس مہاراجہ جے پور

ہز ہائنس مہاراجہ جودھپور ہز ہائنس مہاراؤ راجہ بوندی